© rasailojaraid.com

محمد ایوب قادری (قسط ۱)

تحریکِ مجاہدین کے

چند نامور مصنّفین

سید احمد شہید نے شاہ ولی اللہ کی تحریک کے عملی پہلو جہاد کو روبعمل لاکر ملت اسلامیہ کو سرخرو کرنے کی کوشش کی۔ اس کے ساتھ ہی ان کی تحریک کے علماء نے اصلاح معاشرہ کی بھی کوشش کی ہے ان کے ساتھ علماء کی ایک پوری جماعت تھی جو کتابیں اور رسالے لکھ کر تطہیر معاشرہ کی کوشش کر رہی تھی۔ مولانا اسمٰعیل شہید کے تقویۃ الایمان اور مولانا خرم علی بلہوری کے رسالہ نصیحۃ المسلمین نے جو کام کیا ہے وہ تاریخ اصلاح امت کا روشن باب تھے۔ یہاں ہم ان علمائے کرام کی کوششوں کا تعارف کرا رہے ہیں۔

مولوی محمد نورالدّین چاٹگامی

مولوی محمد نورالدین ولد محمد اشرف اسلام آباد عرف چاٹگام کے رہنے والے تھے علوم مروجہ کی تحصیل کے بعد جب کلکتے پہنچے تو بعض احباب کی فرمائش پر قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی مشہور کتاب مالا بدمنہ کا اُردو ترجمہ سنہ ۱۲۱۲ھ میں کیا۔[1] مولوی نورالدین آغاز کتاب میں لکھتے ہیں:-

---

[1] اس کتاب کا مطبوعہ نسخہ راقم کے پاس موجود ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"بعد حمد و صلوٰہ کے فقیر عصیاں آگیں محمد نورالدین ولد محمد اشرف غفرہ اللہ ولوالدیہ متوطن اسلام آباد عرف چاٹگام حضرت اہل دین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ یہ عاصی پر معاصی علوم تحصیل کرنے کے قصد سے اول عمر میں حسب تقدیر ملک ہندوستان میں گیا تھا پھر ایک مدت طویل کے بعد طرف وطن مالوف آبائی کے رجوع کرتے وقت ۱۲۲۱ھ ہجری قدسی میں جب دارالامارۃ کلکتہ کے اندر پہنچا تب بعض احباب وطن نے فرمائش کی کہ رسالہ معتبرہ مالابدمنہ تصنیف عالم حقانی مقبول حضرت سبحانی جامع علوم معقول و منقول قدوۃ العلماء زبدۃ الفقہا مفسر کلام اللہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہ کا اردو زبان میں ترجمہ کرے تاعوام کو نفع پہنچے بس اس عاجز گنہگار نے نسخہ متبرکہ کا ترجمہ کرنا وسیلہ نجات کا سمجھ کرارشاد احباب کا بجا لاکر جو مقام دقیق صاحب حقیقت اس کو خوب سا واضح کر دیا اور فوائد بدیعی بھی جابجا لکھ دیئے کیونکہ غرض ترجمہ کرنے سے سمجھنا عوام کا ہے اور نام اس ترجمہ کا کشف الحاجۃ رکھا۔"

صفات باری تعالیٰ کا بیان ملاحظہ ہو۔[1]

"حمد اور تعریف اس خدا کے لئے ہے کہ آپ بنی پاک ذات کے ساتھ موجود ہے اور تمام شئے اس کے پیدا کرنے کے سبب سے موجود اور وجود اور بقا میں اس کے محتاج ہیں اور وہ کسی چیز کا محتاج نہیں اور وہ اکا ہے ذات اور صفات میں اور کاروبار میں اور کسی شخص کو اس کے ساتھ کسی کام میں ساجھا نہیں اور نہ وجود اس کا مانند وجود اشیاء کے اور نہ حیات اس کی مانند حیات اشیاء کے اور نہ علم اس کا مانند علم مخلوق کے اور نہ سننا اور نہ دیکھنا اور نہ ارادہ اور قدرت اور کلام ان کا مانند سننے اور دیکھنے اور قدرت اور ارادے اور کلام مخلوقات کے۔ ہاں حق تعالیٰ کا ان صفات کے ساتھ مخلوقات کی ان

---

[1] کشف الحاجۃ ترجمہ مالابدمنہ صفحہ ۳-۴

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صفات کو شرکت رسمی ہے نہ حقیقی اور شرکت رسمی کے یہ معنی ہیں جس طرح حق تعالیٰ کو عالم کہتے ہیں اسی طرح مثلاً زید کو بھی عالم کہتے ہیں لاکن اس عالم حقیقی کے علم کمال کے ساتھ کیا نسبت ہے اس مشت خاک کے علم کو،

وقس علیہ صفات البواقی اور تمام صفتیں اور سب کا رو بار حق تعالیٰ کے بے مانند اور بے مثل ہیں"

مولوی ظہور الحق عظیم آبادی

مولوی ظہور الحق بن شاہ نور الحق تپاں ۱۱۸۶ھ میں پیدا ہوئے خانقاہ قلندریہ عمادیہ کے رکن اور مشہور علمی خاندان کے فرد تھے ۱۲۰۵ھ میں علوم مروجہ کی تحصیل سے فارغ حاصل کیا ان کے چار رسالے (۱) فضائل رمضان (۲) رسالہ نماز (۳) رسالہ فیض عام (۴) رسالہ کسب النبی اردو زبان میں دستیاب ہوئے ہیں یہ چاروں رسالے کتب خانہ خانقاہ عمادیہ (پٹنہ) میں موجود ہیں۔ رسالہ فضائل رمضان، رسالہ نماز زمانہ طالب علمی کی یادگار ہیں۔ رسالہ فیض عام ۱۲۳۸ھ میں اور رسالہ کسب النبی ۱۲۴۳ھ میں تالیف کیے[1] مولوی ظہور الحق کو شاعری سے بھی ذوق تھا خانقاہ مجیبیہ (پھلواری) میں ان کے اردو مراثی کی ایک بیاض محفوظ ہے۔

رسالہ کسب النبیؐ

مختصر سا رسالہ ہے اہل حرفت کو لوگ اچھی نظر سے نہیں دیکھتے تھے مولوی ظہور الحق نے قرآن و حدیث کی روشنی میں ان خیالات کا رد کیا ہے اسلامی مساوات اور کسب حرفت

---

[1] بہار میں اردو زبان و ادب کا ارتقاء از اختر اورینوی ۴۲-۳۵ (پٹنہ ۱۹۵۷ء)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی عظمت و اہمیت پر زور دیا ہے رسالہ کسب النبیؐ کا نمونہ ملاحظہ ہو[1]
"تحقیق اس مقام کی یوں ہے کہ سارے نبیوں نے جو حرفت کیا اس واسطے کہ بے منت خلق کے ان باتوں کو خلائق پر کھولیں اور کسی سے ان کی آنکھ نہ دبنے پہ اب جو دین میں خرابی پڑی تو اکثر حرفت کے چھوڑنے ہی سے پڑی کیوں کہ جب حرفت اور کسب کو لوگ معیوب سمجھنے لگے ہیں تب کوئی ملا بنا لوگوں کو علم دنیوی سکھا کر پیسہ کمانے لگا اور کوئی مال سمیٹنے کی نیت سے واعظ بنا اور کوئی قاضی و مفتی ڈنگی کا بن کر خلاف قرآن و حدیث کے آئین انگریزی پر فتویٰ دینے لگا اور کسی نے سود اور رشوت کا دروازہ کھولا اور کسی نے چوری اور دغابازی پر کمر باندھی الغرض حرفت اور ہنر کو چھوڑ کر بہتیرے اپنا دین برباد کیے اور دنیا اختیار کر کے شاد ہوئے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان باتوں سے بچاوے اور نبیوں کی چال چلاوے"

مولوی محمد اسماعیل شہید دہلوی

مولوی محمد اسماعیل بن مولوی عبدالغنی بن شاہ ولی اللہ دہلوی ۱۱۹۷ھ میں پیدا ہوئے[2] نہایت ذہن و طباع اور حاضر دماغ تھے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی والد کے انتقال کے بعد شاہ عبدالعزیز نے تعلیم و تربیت فرمائی علم حدیث شاہ عبدالعزیز سے حاصل کیا۔ پندرہ سال کی عمر تحصیل علم سے فارغ ہوگئے محمد اسماعیل شہید نے دین کی بڑی خدمت کی مسلمانوں میں شرک و بدعت کی رسمیں جاری تھیں۔ ان کا خوب رد کیا احیائے دین اور بدعت کی بیخ کنی اسماعیل شہید کا مقصد حیات تھا۔ سید احمد شہید کی قیادت میں سکھوں سے جہاد کیا اور بالاکوٹ کے میدان میں ۱۲۴۶ھ

---

[1] رسالہ کسب النبی از مولوی ظہور الحق ص ۹ (مطبع حیدری بمبئی ۱۲۸۹ھ)
[2] شاہ اسماعیل شہید کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو تذکرہ علمائے ہند ص ۱۲ تا ۱۴

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شہید ہوئے [1] محمد اسماعیل شہید کی تصنیفات سے تقویۃ الاعلان، صراط مستقیم تنویر العینین، ایضاح الحق، منصب امامت، عبقات وغیرہ مشہور ہیں

تقویۃ الایمان

تقویۃ الاعلان کی زبان نہایت صاف، سادہ اور سلیس اردو ہے صرف کہیں کہیں الفاظ کی ترتیب اور انداز بیان میں قدامت کا رنگ جھلکتا ہے نمونہ ملاحظہ ہو [2]

"اللہ کی راہ بھولنا یوں بھی ہوتا ہے کہ حرام وحلال میں امتیاز نہ کرے۔ چوری اور بدکاری میں گرفتار ہو جائے۔ نماز روزہ چھوڑ دے۔ جورو بچوں کا حق تلف کرے ماں باپ کی بے ادبی کرے لیکن جو شرک میں پڑا وہ سب سے زیادہ بھولا اس لئے کہ وہ ایسے گناہ میں گرفتار ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہرگز نہ بخشے گا اور سارے گناہوں کو شاید اللہ تعالیٰ بخش بھی دیوے۔۔۔۔۔ شرک نہ بخشا جاوے گا جو اس کی سزا ہے مقرر ملے گی"

ملا محمد عمران رام پوری

محمد عمران رام پور بن غفران، رام پور (یوپی) کے رہنے والے تھے اپنے والد نیز مولوی حیدر علی رام پوری سے علوم مروجہ کی تحصیل کی نہایت عالم وفاضل ہوئے تمام عمر درس وتدریس اور اصلاح وہدایت میں گزار دی سنہ ۱۲۳۳ھ/۱۸۱۸ء میں مولوی حیدر علی کے ہمراہ کلکتے گئے بنگال کے ایک باشندے کی تحریک اور مولوی حیدر علی رام پوری کے ارشاد سے سنہ ۱۲۳۶ھ/۱۸۲۰ء میں ملا محمد عمران نے تجہیز تکفین کے مسائل پر اردو زبان میں ایک رسالہ لکھا جس کا تاریخی

---

[1] راقم کے ذخیرۂ کتب میں تقویۃ الایمان کا ایک نسخہ سنہ ۱۲۴۴ھ کی کتابت شدہ ہے یعنی شاہ اسماعیل شہید کی شہادت تین سال قبل بدایوں میں محمد سلیم اللہ (بدایونی) نے نقل کیا ہے

[2] تقویۃ الایمان از مولوی محمد اسماعیل شہید دہلوی ص ۹-۱۰ (مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلوی)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی دعوت کو قائم رکھا۔ اور اس غرض سے مستقل طور پر تصنیف و تالیف میں مشغول ہوگئے۔ نصیحۃ المسلمین، تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار، رسالہ جہادیہ، غایۃ الاوطار (ترجمۃ درالمختار) شفاء العلیل (ترجمہ قول الجمیل)، ترجمہ مرالشہادتین، رسالہ منع قرأت خلف الامام، مولوی خرم علی کی مشہور تصانیف ہیں۔ اور یہ تمام تصانیف اردو زبان میں ہیں۔ مولوی خرم علی کا انتقال قصبہ آسیون ضلع اوناؤ۔ یوپی میں ۱۲۷۳ھ / ۱۸۵۶ء میں ہوا۔

نصیحۃ المسلمین

یہ ۱۲۳۸ھ / ۱۸۲۳ء کی تصنیف ہے۔ اس رسالے میں شرک و بدعت کی حقیقت اور اس کی برائیوں کو بڑے اچھے انداز میں سمجھایا گیا ہے۔ ایک جگہ لکھتے ہیں:

"مسلمان کو لازم ہے کہ اعتقاد کو موافق قرآن اور حدیث کے درست کرے اور قصّوں اور نقلوں کو اعتقاد میں دخل نہ دے بہت خلقت کا اعتقاد اس سبب سے بگڑ گیا ہے کہ فلانے بزرگ سے یہ ہوا تھا اور فلانے پیر نے یہ کیا۔ قربان اس مسلمان پہ کہ قرآن و حدیث کو تو طاق میں رکھا اور وہ ہی قصّوں اور کہانیوں پر اعتقاد باندھا اس کلام سے کوئی اولیاء کی کرامات کا انکار نہ سمجھے کیونکہ یہ مقرر ہے کہ حق تعالیٰ کبھی اولیاء کے ہاتھ سے کرامات ظاہر کروا دیتا ہے تا لوگوں کو ان کی بزرگی اور تعظیم معلوم ہو لیکن ہر وقت ان کو یہ اختیار نہیں کہ جس چیز کو جب چاہیں سو کر دیں پھر جب ان کو اختیار کلی نہ ہو تو ان سے حاجت مانگنا محض نادانی ہے رہا خدا کی جناب ان سے دعا کروانا سو اس کو منع کوئی نہیں کرتا"

۱؎ مولوی خرم علی کے حالات کے لئے ہو تذکرہ علمائے ہند ۱۷۸-۱۷۹

۲؎ مولانا خرم علی بلہوری از عبدالحلیم چشتی معارف (اعظم گڑھ)

۳؎ نصیحۃ المسلمین از مولوی خرم علی ص ۲۹ مطبع محمدی محمد حسین لکھنوی ۱۲۶۰ھ / ۱۸۴۴ء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نام وہ "تجہیز تکفین مسلمان کی" ہے ملا محمد عمران کا انتقال ۱۲۷۱ھ میں ہوا۔ [1]

تجہیز وتکفین مسلمان کی

نمونہ ملاحظہ ہو [2]

"جنازہ اٹھانے اور ساتھ چلنے میں جنازہ لے جانا اس وضع سے سنت ہے کہ مردے کو چار پائی پر یا مثل چار پائی کے جو کچھ ہو اس پر لٹا کے اوس کے چاروں کونے چار مرد کندھوں پر رکھ کر لے چلیں مگر ضرورت کے وقت کہ اٹھانے والے کم ہوں تو جس قدر میسر ہوں جائز ہے جس وقت کہ جنازہ لے چلیں تو مستحب ہے کہ اوّل دس دس قدم چاروں طرف سے لیں ۔۔۔۔۔ حدیث میں آیا ہے کہ چالیس گناہ کبیرہ مومن ان چالیس قدموں کے اٹھانے والے کے حق تعالیٰ بخشتا ہے ارتھی پر جنازہ لے جانا منع ہے اس لئے کہ اس میں مشابہت ہنود سے ہے

مولوی خرم علی بلہوری

مولوی خرم علی قصبہ بلہور (مضاف کانپور) میں پیدا ہوئے علوم مروجہ کی تحصیل اساتذہ وقت سے کی مرزا حسن علی صغیر لکھنوی کے حلقۂ درس میں حدیث کی سند لی سیّد احمد شہید کے مرید و خلیفہ تھے مولوی خرم علی ردِّ بدعت اور احیائے سنت کے لئے جہاد بالقلم کی راہ اختیار کی تصنیف وتالیف اور وعظ وتبلیغ سے سیّد احمد شہید کی

---

[1] ملّا عمران کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو علم وعمل (وقائع عبدالقادر خانی) مرتبہ محمد ایوب قادری ص - ۷ (کراچی ۱۹۶۰ء)

[2] تجہیز تکفین مسلمان کی [illegible] محمد عمران رام پوری ص - ۲ (مطبع مرتضوی ۱۲۸۳ھ)

© rasailojaraid.com